

بإشراف

استاذنا المكرم العزيز، شيخ الحديث، العلامة المفتي
عمرفاروق صاحب المذاريقي، باري الله في حياته.



اسم الکاتب

عثمان غفر شکر الفاروقي

معین الکاتب

المفتی أبوبکر صدیق المذاريقي

» یعقوب علی الشریعت فوری

المفتی بلال الدین المذاريقي

فہرست مضامین قواعد فارسی

نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون
۱۰	افعال ناقصہ	۱	ہندی میں جمع بنانے کا قاعدہ
۱۱	خبری ترکیبیں	۲	ترکیب اضافی پہچاننے کا قاعدہ
۱۲	استعمال فعل	۳	تعریف اضافت
۱۳	استعمال ضمیر / نقشہ ضمیر اول و دوم	۴	فارسی میں علامت اضافت مشہور
۱۴	محمود کتاب خود خواندہ بلم دار	۵	علامت اضافت غیر مشہور
۱۵	روانم بدو چرا دادید	۶	ہندی میں علامت اضافت برادو
۱۶	نامہ شما بہ برادر خود داریم	۷	قواعد الفاظ مذکر
۱۷	مختلف مصدر وں سے مضارع	۸	قواعد الفاظ مؤنث
۱۸	نقشہ ہائے زائدہ	۹	پیدائش اور رُو آنہا آں کہ کلام
۱۹	فعل حال کے صیغہ / نقشہ مصدر	۱۰	جس سے تا م
۲۰	بینید چہ طور دشنی می جنباند	۱۱	اید اسم اور اسم کی طرف مضاف ہے
۲۱	داخل بہشت	۱۲	حروف غیرہ کے قاعدے سے مستثنی ہیں
۲۲	علامت اضافت میں سے	۱۳	صفت اور موصوف کی ترکیبیں
۲۳	اسب ہوا خیلے سرد بود	۱۴	قلب موصوف کا قاعدہ / خوشخو
۲۴	اعداد اور ان سے فقرے	۱۵	اسمائے اشارہ
۲۵	امروز ہلال عید خواہد برآمد	۱۶	واحد اور جمع / جمع بنانے کا قاعدہ
۲۶	یائے تنکری کا قاعدہ	۱۷	باید - شاید - تواند کے قاعدہ

خطا سے اجتناب عطا سے
کہ انسان ملک ہے خطا سے

حقیقت کھول جائیگی بوقت امتحان تیری
کہ سستی پاکہ محنت میں گزاری زندگی تونی

اسے غماشا کا عالم روئے تو
تو باہر غماشا کی روئے

مختلف اسموں سے مضاف اور مضاف الیہ کی ترکیبیں

قاعدہ ۱ اردو میں اسم عام طور پر تین چیزوں سے جمع ہوتا ہے۔ ① واو اور نون غنہ سے جو اکثر جملہ کے درمیان ہوتے ہیں۔ جیسے اسم سے اسموں۔ ② یاے مجہول اور نون سے جو اکثر جملہ کے آخر ہوتے ہیں۔ جیسے ترکیب سے ترکیبیں۔ ③ صرف یاے مجہول سے۔ جو جہاں کہیں آسکتی ہے۔ جیسے لڑکا سے لڑکے۔ بندہ سے بندے۔

قاعدہ ۲ ہندی میں جمع بنانے کا قاعدہ

حالتِ بند میں ہو یا غیر میں ہو۔
 نو واو سے جمع ہوگا جیسے ،
 اے لڑکا سے لڑکے۔ اے بندہ سے بندے۔
 اسم کے بعد حرفِ بغیرہ ہو یا نہ ہو
 نو واو اور نون غنہ سے جمع ہوگا
 جیسے لڑکوں سے۔ عورتوں سے۔ مردوں کو

اسم کے بعد الف یا	یا نہ ہو	اسم کے آخر الف ہو	یا یاے معروف ہو	یا واو اور نون غنہ سے	یا نون غنہ سے
تو	تو واو اور نون غنہ سے	تو ہمزہ اور یاے مجہول	تو الف اور نون غنہ سے	تو بھی نہ ہو۔ تو یاے مجہول	تو واو اور نون غنہ سے
جمع ہوگا	جمع ہوگا	جمع ہوگا	جمع ہوگا	جمع ہوگا	جمع ہوگا
مرد سے مردوں	جیسے سترائے سترائیں	روٹی سے روٹیاں	ہوگا۔ جیسے	ترکیب سے ترکیبیں	بندہ سے بندے

نام خدا	ترکیب اضافی پہچاننے کا قاعدہ
① فارسی میں دو اسم جمع ہو کر اگر دوسرے اسم پہلے اسم کی برائی یا صفت یا عدد یا وزن وغیرہ نہیں سمجھاوے تو ترکیب اضافی۔ اور اگر سمجھاوے تو ترکیب توصیفی۔ جیسے نامِ نیک۔	② ہندی میں دو اسم جمع ہو کر اگر دوسرے کے درمیان کاتے کی، راتے دے، تاتے نی پایا جاوے تو ترکیب اضافی جیسے خدا کا نام وغیرہ۔ اور اگر نہ پایا جاوے تو ترکیب توصیفی جیسے اچھا نام، وغیرہ،

(۳) ہنگام میں دو اسم جمع ہو کر اگر دو اسم کے درمیان یا یا و پایا جاوے تو ترکیب اضافی

مثلاً: $\text{آسمان اور آسمانوں کا نام، بادشاہ اور بادشاہوں کا نام}$ اور اگر نہ پایا جاوے تو ترکیب توصیفی۔

مثلاً: $\text{گالیاں تھیں، پورا گالیاں تھیں}$ ،

تعریفِ اضافت

ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت دینے کو اضافت کہتے ہیں۔ جسکو نسبت دینے ہیں اسکو مضاف اور جس کے ساتھ دیتے ہیں اسکو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

(۲) عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے آتے ہیں۔ ہنگام اور ہندی میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف مابعد آتے ہیں۔ (۳) قاعدہ اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ مضاف عام سے خاص ہو جاتا ہے یا نکرہ سے معرف ہو جاتا ہے۔

علامتِ اضافت

فارسی میں علامتِ اضافت دو قسم پر ہے۔ ① مشہور ② غیر مشہور۔ علامتِ مشہور چار ہیں۔ ① کسرہ ② ہنرہ ③ پائے مجہول ④ واو۔ اور علامتِ غیر مشہور بھی چار ہیں ① از ② با ③ فتح ④ در۔

قاعدہ اگر مضاف کے آخر چار چیز نہ ہو تو علامتِ اضافت کسرہ ہوگا۔ اور وہ چار چیز یہ ہیں ① الف ② واو ③ پائے مجہول ④ پائے مختفی۔ اور اگر چار چیز ہو تو بھی علامتِ اضافت کسرہ ہوگا۔ اور وہ چار چیز یہ ہیں ① واو موقوف ② سروقہ ③ واولین = پرتو ماہ ④ پائے معروف = بنی شمس ⑤ پائے الظہار = راہ بہشت۔

(۲) اگر مضاف کے آخر پائے مجہول یا پائے مختفی ہو تو علامتِ اضافت ہنرہ ہوگا۔ جیسے مئے زید، روزہ رمضان۔ (۳) اگر مضاف کے آخر الف یا واو ہو تو علامتِ اضافت پائے مجہول ہوگا جیسے خدائے جہان، چاقوے احمد۔

(۴) علامتِ اضافت را مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مضاف کے پہلے بھی آتا ہے اور بعد میں بھی آتا ہے اسوقت مضاف کے آخر کسرہ نہ ہوگا بلکہ سکون ہوگا جیسے نام کتاب را، کتاب را نام۔

واو موقوف اور لین، واو مدہ کے ساتھ التباس ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پائے معروف یا پائے مجہول کے ساتھ اور پائے الظہار پائے مختفی کے ساتھ جو مضاف کے آخر کسرہ نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے لکھا اگر چار چیز ہو تو بھی علامتِ اضافت کسرہ ہوگا۔

قاعدہ ۵ = ۱ لفظ از چھ چیز کے بعد آتا ہے۔ اور وہ چھ چیز یہ ہیں
 ۱ قبل ۲ بعد ۳ پس ۴ پیش ۵ جز ۶ غیر جیسے
 قبل از خوردن - کھانے سے پہلے ۲ بعد از غار - غار کے بعد ۳ پس از تو میرے پیچھے
 ۴ پیش از دیدن - دیکھنے سے پہلے ۵ جز از من - میرے سوا ۶ غیر از خدا - خدا کے سوا

۲ لفظ بار مضاف الیہ کے شروع میں آتی ہے جیسے بنروز محتاج - طاقت کا محتاج
 بہ علامت اضافت ، زور مضاف الیہ ، محتاج مضاف ، دونوں ملکر ترکیب اضافی ہوتی
 ۳ در۔ جب ہفت کے ہیضمہ ظرف کی طرف اضافت ہو تو اسوقت علامت اضافت در ہوگا
 جیسے بروزدہ در خانہ - گھر میں بلانے والا ، خوردہ در پیالہ - پیالہ میں کھانے والا
 ۴ فتنہ کے قاعدہ سامنے یعنی شش تا تم میں آئیگا۔ انشاء اللہ

علامت اضافت در اردو

اردو میں علامت اضافت دو قسم سے ہرے ① مشہور ② غیر مشہور
 علامت اضافت مشہور تو ہیں کا کے کی ، را کے رہی ، نا کے نی ۔
 اور علامت غیر مشہور ہیں ہیں میں سے کو

قاعدہ ۶ = مضاف ہیں قسم سے ہرے ① واحد مذکر ② جمع مذکر ③ مؤنث
 اور مضاف الیہ بھی ہیں قسم سے ہرے ① او انہا اشیاء ظاہر ② تو شہامن ما ③ خود خویش

① مضاف الیہ ہیں قسم سے ہو کر اگر مضاف واحد مذکر ہو تو علامت اضافت کا را ناے
 ہوگا جیسے نام او - اسکا نام ، نام تو - تیرا نام ، نام خود - اپنا نام
 ② مضاف الیہ ہیں قسم سے ہو کر اگر مضاف جمع مذکر ہو تو علامت اضافت کے رہے نے سے
 ہوگا جیسے غلامان او - اسکے غلاموں ، غلامان تو - تیرے غلاموں
 غلامان خود - اپنے غلاموں ③ مضاف الیہ ہیں قسم سے ہو کر اگر مضاف
 مؤنث ہو (خواہ واحد ہو یا جمع) تو علامت اضافت کی رہا نی سے ہوگا
 جیسے کتاب او - اسکی کتاب ، کتاب تو - تیری کتاب ، کتاب خود - اپنی کتاب
 جمع کی مثال - کتابیں او - اسکی کتابیں ، کتابیں تو - تیری کتابیں ، کتابیں خود - اپنی کتابیں

یہندہ میں علامت اضافت مضاف الیہ کے اعتبار سے اٹھتا ہے اور مضاف کے اعتبار سے استعمال ہوتا ہے

- ① حروف تہجی میں بارہ حروف مذکر ہیں۔ آ س ش ص ض ط ظ ع ح
ق ک گ ل ن . اور چھ حروف مختلف قسم یعنی مذکر اور مؤنث دونوں
بولے جاتے ہیں۔ ج و ڈ ذ م د .
- ② جن اسموں کے آخر الف یا واو یا ہا ہو وہ اکثر مذکر بولے جاتے ہیں جیسے
سہمرا ، جڑاؤ ، بناؤ ، بندہ ، پردہ وغیرہ . مگر دعا ستر دوا غذا رضا وفا
خطا جبا ہوا دعا تمنا ادا توبہ تنخواہ مؤنث ہیں .
- ③ جس لفظ کے آخر یاء اور تاء ہو مگر ماقبل ساکن ہو . وہ مذکر ہیں جیسے
نلاب - گلاب ، پیشاب ، تخت ، درخت وغیرہ . مگر موت فوت ریت مؤنث ہیں
- ④ جس لفظ کے آخر الف اور نوں تھے وہ مذکر ہیں جیسے دھواں ، کنواں ، آسماں وغیرہ
- ⑤ جس لفظ کے آخر ستان ہو جیسے ہندوستان ، پاکستان وغیرہ .
- ⑥ جس لفظ کے آخر پین ہو . وہ مذکر ہیں . جیسے لڑکین بھولاہیں وغیرہ .
- ⑦ بعض عربی الفاظ جو مؤنث ہیں . جب عربی کے قاعدے اتنی جمع بنائی جاتی ہے یعنی جمع تکسیر
تو اکثر مذکر بولتے ہیں جیسے دلیل کی جمع دلائل . شے کی جمع اشیاء وغیرہ .
- ⑧ تمام مہینوں کے نام مذکر ہیں خواہ جس زبان کے ہوں ویسا ہی تمام دنوں کے نام مذکر
ہیں سوائے جمعرات کے .
- ⑨ تمام قوموں کے نام مذکر ہیں جیسے شیخ . سید ، لوہار حجام جولاہ وغیرہ
- ⑩ تمام ملکوں ، شہروں اور مقامات کے نام مذکر ہیں . جیسے عرب بناؤں کلکتہ
ڈھاکہ ، لکھنؤ وغیرہ .
- ⑪ تمام اخباروں کا نام مذکر ہیں جیسے اتفاق انقلاب آزاد ، مدینہ وغیرہ
- ⑫ جس لفظ کے آخر دان ہو . وہ مذکر ہیں جیسے خاندان پاندان چرخاندان
- ⑬ جس لفظ کے حرف آخر کے ماقبل الف ہو . وہ مذکر ہیں جیسے پیکان - دباؤ
مگر بیاض - جان وغیرہ مؤنث ہیں
- ⑭ جو الفاظ افعال کے وزن پر ہوں . وہ مذکر ہیں . مگر اِفْلَاح ، اِزْدَار ، انشاء
افراط ایذا مؤنث ہیں .
- ⑮ جو الفاظ عربی مصدر باب اِفْتَعَال کے وزن پر ہوں . وہ مذکر ہیں . مگر اِبْتَدَاء انتہاء
استہاء - احتیاط ، ایذا مؤنث ہیں .
- ⑯ جو الفاظ عربی مصدر باب اِسْتِفْعَال کے وزن پر ہوں . وہ مذکر ہیں . مگر اِسْتِعْزَاد استدعاء
استمداد مؤنث ہیں .

- ۱۷) جو الفاظ عربی مصدر انفعال کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں جیسے انقلاب، انشراح
- ۱۸) جو الفاظ عربی مصدر تفعیل کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں۔ مگر توقع، توجہ، شرح، نضر، تہجد مؤنث ہیں۔
- ۱۹) جو الفاظ عربی مصدر تفاعل کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں۔ مگر تواضع، تساوق۔ تلافی مؤنث ہیں
- ۲۰) جو الفاظ عربی مصدر معاقلہ کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں۔ مگر معاملات، مصاحبت، مشارکت مؤنث ہیں۔
- ۲۱) جو الفاظ تفعیل و مفعل کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں۔ مگر مجلس، تحفیل، مسجد منزل مؤنث ہیں۔
- ۲۲) جو الفاظ فاعل کے وزن پر ہو۔ وہ مذکر ہیں جیسے حافظہ، فائدہ، واقعہ

قواعد الفاظ مؤنث -

- ۱) حروف تہجی میں اٹھارہ حرف مؤنث ہیں۔ $\text{بَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ سَ شَ ظَ فَ قَ هَ عَ}$
- ۲) جن اسموں کے آخری ہائے معروف ہو وہ مؤنث ہیں جیسے دوئی، ٹوپی، کرسی وغیرہ مگر بانی، مونی، گھٹی، دیسی، جی اور ہاتھی، معنی، ششری، وادی مذکر ہیں۔
- ۳) جن الفاظ کے آخری ہائے مصدر ہو وہ مؤنث ہیں۔ جیسے حسرت، حسرت، عیبت، مگر شربت، لغت، حضرت مذکر ہیں۔ اور درخت، تخت وغیرہ کی تا مصدر کیلئے نہیں ہے بلکہ اسم ہائے اسلئے وہ مذکر ہیں۔
- ۴) جن لفظ کے آخری شش ماقبل مکسور ہو وہ مؤنث ہیں جیسے بخشش، خواہش، آزمائش، نوازش۔
- ۵) جس لفظ کے آخری گاہ ہو وہ مؤنث ہیں جیسے درسگاہ، تعلیم گاہ وغیرہ
- ۶) جس لفظ کے آخری ماقبل ہائے معروف ہو وہ مؤنث ہیں جیسے دلیل، ضمیر وغیرہ
- ۷) تمام کتابوں کا نام مؤنث ہیں جیسے بخاری، مسلح وغیرہ۔ مگر قرآن، فرقان، ہرما مذکر ہیں
- ۸) تمام زبانوں کے نام مؤنث ہیں جیسے عربی، فارسی، بنگلہ، اردو، انگریزی
- ۹) اوقات اور عازوں کے نام مؤنث ہیں جیسے فجر، ظہر، عصر، صبح، شام مگر قرآن، منکر
- ۱۰) جو الفاظ تفعیل کے وزن پر ہو وہ مؤنث ہیں مگر تعیند، تعوید مذکر ہیں۔
- ۱۱) جو الفاظ مفعال کے وزن پر ہو وہ مؤنث ہیں مگر مصداق، مقیاس معیار مذکر ہیں۔

پیدائش اور قاعدہ او آئیاں آں کہ کلام

او کا ترجمہ وہ اور اس بلائیاں کا ترجمہ وہ اور ان بلائیاں کا ترجمہ وہ اور اس
آں کا ترجمہ یہ اور اس ۔ کہ جو کاف صلم ہے ترجمہ جو اور جس ۔ لا
کلام کا ترجمہ کون اور کس ۔

قاعدہ او آئیاں آں کہ کلام اگر فاعل معول مضاف الیہ مجرور ہو یا
اسکے حروف مغیرہ میں سے کوئی ایک حرف ہو یعنی کا کے کی ، نے کو تک ، ہر میں سے
توافق کا ترجمہ اس ۔ اور آئیاں کا ترجمہ ان ۔ اور آں کا ترجمہ اس ۔ اور آں کا ترجمہ اس
اور کہ کا ترجمہ جس ۔ اور کلام کا ترجمہ کس ہوگا ۔

ش - ج - م

قاعدہ ش - ج - م اگر مضاف الیہ ہو تو مضاف کے آخر فتح دیکر پڑھنا
واجب ہے ۔ جیسے کتابش ۔ اسکی کتاب ۔ کتابت ۔ تیرا کتاب ۔ کتابم
میرا کتاب ۔

(۲) ش ت م مضاف الیہ ہو کر اگر مضاف کے آخر پائے مخفی ہو تو پائے مخفی کے
بعد ایک الف زیادہ کرنا چاہئے جیسے گربہ اسش ، اسکی ہلی ۔
گربہ ات ۔ گربہ ام ۔

(۳) ش ت م مضاف الیہ ہو کر اگر مضاف کے آخر الف اور واو ہو تو الف اور واو
کے بعد ایک یا زیادہ کرنا چاہئے جیسے پایم ۔ چاقیت ۔

ترکیب اضافی ایک اور اسم کی طرف مضاف ہے / نام رسول خدا

قاعدہ الف یا پائے مخفی والے کلمے کے آخر اگر حروف مغیرہ میں سے کوئی ایک
حرف ہوے خواہ فاعل ہو یا فاعل نہ ہو تو الف یا پائے مخفی کو پائے مجہول سے بدل
کر کے پڑھ کر پڑھنا جائز ہے ۔ اور مغیرہ نو ہیں کا تے کی ، نے کو تک ، ہر میں سے
نام رسول خدا ۔ خدا تعالیٰ کا رسول کا نام سے خدا تعالیٰ کے رسول

کا نام ۔ روزہ ماہ رمضان ۔ رمضان کا مہینہ کا روزہ سے رمضان کے مہینے کا
روزہ ۔ ترکیب مضاف ۔ نام مضاف الیہ مضاف لفظ خدا مضاف الیہ
مضاف اپنے مضاف الیہ کے ملکر مضاف الیہ ہوا نام مضاف کا نام مضاف اپنے مضاف الیہ کیساتھ
ملکر ترکیب اضافی ہوئی یا مرکب اضافی ہوا ۔

قاعدہ ایک ہی جملہ میں اگر ایک سے زائد علامات اضافت ہو تو آخری علامت اضافت کو بحال رکھ کر باقی کے آخر اگر الف ہو
تو اس الف کو پائے مجہول سے بدل کرنا جائز ہے ۔

الفاظ ذیل حروف مغیرہ قاعدے سی مستثنیٰ ہیں

- ① وہ ہندع الفاظ جو خالص سنسکرت (संस्कृत) ہیں یا جن میں اصل سے بہت کم تبدیلی ہوئی ہے۔ جیسے راجا گھٹا سجھا پوجا بھاکا داتا، پروا بچھوا، وغیرہ۔
- ② وہ اسموں جو قرابت اور رشتہ داری کے معنوں میں لاتے ہیں۔ جیسے چچا اٹا دارا خاتم بھوچھا مانا پتا وغیرہ۔
- ③ عربی لفظ صرفی الفاظ۔ جیسے دُعا حیا قبا ہوا۔ وغیرہ۔
- ④ ایسے عربی الفاظ جن میں تین سے زیادہ حروف ہیں، مگر ان کے آخر میں الف ہے۔ جیسے تمنا النجا انشاء ابتدا انتہاء وغیرہ مگر بعض ایسے عربی الفاظ جو اردو میں گھل مل گئے ہیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں یعنی حروف مغیرہ کا قاعدہ استعمال ہوگا۔ جیسے تقاضا استغفار۔

صفت اور موصوف کی ترکیبیں

- ① قاعدہ اگر دو اسم جمع ہو کر دوسرے اسم پہلے اسم کی بھلائی یا بُرائی وغیرہ سمجھاوے تو ترکیب توصیفی۔ جس اسم کی بھلائی یا بُرائی بیان کی جاوے اسکو موصوف اور بھلائی و بُرائی کو صفت کہتے ہیں۔
- ② عربی اور فارسی میں موصوف پہلے اور صفت بعد آتا ہے۔ جیسے بنگلہ اور ہندوستان میں صفت پہلے اور موصوف بعد آتا ہے۔ جیسے تین پاک۔ پاک بدن۔ ترکیب تین موصوف، پاک صفت۔ موصوف انہی صفت کے ساتھ ملکر ترکیب توصیفی ہوتی۔
- ③ قاعدہ چشم سیاہ۔ موصوف مؤنث ہو کر اگر صفت کے آخر الف یا ہائے تختی ہو تو الف یا ہائے تختی کو ہائے معروف سے بدل کر بڑھنا چاہئے۔ جیسے کالا آنکھ سے کالی آنکھ۔ وغیرہ۔

- ④ قاعدہ زن آن جوان۔ اگر عبارت میں صفت مذکور ہو اور موصوف مذکور نہ ہو تو ایک موصوف تو اٹھالینا ضروری ہے۔ جیسے زن آن جوان سے زن آن مرد جوان ترجمہ اس جوان مرد کی بیوی۔

۱۔ اسمائے اشارہ وہ اسم ہیں جس اسم کے ذریعہ انسان اپنے اعضا کے ساتھ اشارہ کرے۔
محسوس کی طرف اشارہ کرے۔ جس کی طرف اشارہ کرے اسکو اشارہ کہتے ہیں
اور جو دیکھا بھالا جاتا ہے یا سنا جاتا ہے اسکو محسوس کہتے ہیں۔

قاعدہ
مسئیر
① اشارہ کرنے کیلئے پانچ چیز ضروری ہے۔ ۱۔ اسم اشارہ ۲۔ مسند الیم
۳۔ مسند الیم ۴۔ اشارہ ۵۔ مسند الیم

پرا ایک کی تعریف یہ ہے ① جس اسم سے اشارہ کرتے ہیں اسکو
اسم اشارہ کہتے ہیں ② اور جس شئی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اسکو اشارہ کہتے
ہیں ③ جو شخص اشارہ کرتے ہیں اسکو مشیر کہتے ہیں ④ اور جس اوصاف سے اشارہ
کرتے ہیں اسکو اسم اشارہ کہتے ہیں ⑤ اور جسکو دیکھنے کیلئے اشارہ کرتے ہیں اسکو
سار لہ کہتے ہیں

۳) فادسی میں اسم اشارہ دتے ہیں ① آں جو معید کیلئے اور اسکا جمع
آناں اور آئنا ② ایں جو قریب کیلئے اور اسکا جمع ایناں اور اینیا ہے ۔
③ اسم اشارہ لئے متدار الیم کے ساتھ ملکر مرکب اشارے ہوتے ہیں یا ایک کلمے کا
کلمے رکھتے ہیں ۔ کلمے کے کلمے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ (دونوں ملکر مبتدا ، خبر ، فاعل
مفعول ، مضاف الیم ، مجرور ہوگا ۔

(۴) آن کا ترجمہ وہ اور اس کا ترجمہ یہ ہے لیکن اگر اسماء اپنے مصادر الیم کے ساتھ ملکر فاعل ، مفعول ، مضاف الیم ، مجرور ہو تو اس وقت اس کا ترجمہ اس اور اس کا ترجمہ اس ہوگا۔

اس لڑکے کی کتاب ۔ کارِ آن مرد کی جمعاً ترکیب

کتاب مضاف ۔ اس اسم اشارہ ، اسر مصادر الیم ، اسم اشارہ اپنے مصادر الیم کے ساتھ ملکر مرکب اشاری ہو کر مضاف الیم ۔ مضاف اپنے مضاف الیم کے ساتھ ملکر ترکیب اضافی ہوئی ۔

۲ مجبور کی مثال جیسے ہم اس مرد یعنی اس مرد کے
 ۳ فاعل کی مثال جیسے زد اس کے سر زید را یعنی اس شخص نے
 زید کو مارا ۴ مفعول کی مثال جیسے زد زید اُس مرد را یعنی زید نے اس مرد کو
 مارا۔

① اَن یعنی الف اور نون سے . ② ہَا یعنی ہ اور اِف سے .

فارسی میں جمع بنانے کا قاعدہ

ذی روح ہو یا غیر ذی روح ہو۔

اسم کے آخر ہائے مخفی تو ہائے کاف سے بدل کر کے ان زیادہ کرے	یا الف اور واو ہو تو آخر میں لفظ یاں زیادہ کرے	یاد و نون میں سے ایک بھی نہ ہو تو صرف ان سے جمع کرے	یا تے ہونہ ہو تو اسکو گرا دیکر ما سے جمع کرے	یا نون نہ ہو تو صرف ہا سے جمع کرے
جیسے دانا سے دانایاں	جیسے فیل سے فیلاں	جیسے خانہ سے خانہا	جیسے نان سے نانہا	جیسے بجہ سے بجگاں

(۲) دُعا روح کی جمع آن سے اور غیر دُعا روح کی جمع ہا سے کیا جاتا ہے جیسے
سُراں اور دستہا، کبھی خلاف بھی ہوتا ہے جیسے استہا، حشماں
اور اُن و ہا کے سوا بھی چار لفظ سے جمع ہوتا ہے، یاں گاں جات، اٹ
جیسے دانا یاں، بیگاں، نامجات، حیوانات وغیرہ۔

افعال ناقصہ

(۱) وہ افعال ہیں کہ جن کا فاعل اور مفعول نہیں ہوتا بلکہ اسم اور خبر کو جانتے ہیں۔
 (۲) افعال ناقصہ کے مصدر یہ ہیں۔ بودن شدن اور آنے مرادف گشتن گزیدن، نیست
 نیست۔ جیے بود زید دانا یعنی زید عقلمند ہوا۔ ✖ ان چھ مصدر سے
 جتنے فعل نکلتے ہیں وہ سب افعال ناقصہ ہے۔

(۳) کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہے۔ اسم اور خبر کو چاہتا ہے۔ (اور فعلوں کی طرح ہست اور نیست کے بھی چھ صیغے ہیں جیسے ہست ہستہ ہستی مستند ہستی مستندہ ہستم ہستم

وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے ساتھ ملکر بات تمام نہیں ہوتے ہیں بلکہ اسے اور خبر کی طرف محتاج ہوتے ہیں۔ اور افعال ناقصہ کے فاعل کو اسے کہا جاتا ہے اور جسکی طرف محتاج ہوتے ہیں اسکو خبر کہتے ہیں۔

۴) اگر حرف رابطہ است اند ای آید ام ایم ہائے تختی والے کلمے کے آخر ہو تو حرف رابطہ الف کے ساتھ ہوگا جیسے خدا بخشنده است اور اگر کلمے آخر ہائے تختی نہ ہو تو حرف رابطہ الف کے ساتھ ہوگا جیسے خدا کریم است

خبری ترکیبیں

۱) خبر کے ساتھ نسبت رکھنے والی ترکیبیں یعنی حملۃ السمیع اور حملۃ السمیع وہ ہے کہ دو اسم مل کے بات پوریا ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو۔
 ۲) اگر دو اسم جمع ہو کر دوسرے اسم سے اسم کے احوال سے خبر دینے والا ہو تو پہلے اسم کو مبتدا کہتے ہیں اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں۔ اور مبتدا خبر کے ساتھ ملکر حملۃ السمیع ہوتا ہے۔ جیسے سرم جوان است ترجمہ میرا لڑکا جوان ہے۔
 ترکیب بشر ترکیب اضافی ہو کر مبتدا، جوان خبر۔ ست حرف رابطہ مبتدا اپنی خبر کے ساتھ ملکر حملۃ السمیع خبریہ ہوتا ہے۔
 * جس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اسکو مبتدا اور جو کچھ کہا جاتا ہے اسکو خبر کہتے ہیں۔

۳) مبتدا اور خبر میں ایک چیز ضرور ہے جسکو حرف رابطہ کہتے ہیں اور حرف رابطہ ہر وقت مبتدا کے موافق ہوگا۔ خواہ فارسی میں ہو یا اردو میں۔
 مبتدا اور خبر میں بھی مطابقت ضرور ہے۔
 حرف رابطہ چھ ہیں جیسے است، ہے، اند، ہیں، آتی ہے، آید ہو، ام ہوں ایم ہیں۔
 وہ قاعدہ اس جگہ میں ہوگا۔

۴) برادران شما خوشی خط اند قاعدہ ① مبتدا واحد مکرر ہو کر اگر مبتدا ترجمے میں خبر کے آخر الف ہو تو وہ الف بحال رہیگا۔ جیسے زید فک است یعنی زید اچھا ہے۔ ② اور اگر مبتدا جمع مکرر ہو کر خبر کے آخر میں الف ہو تو اس الف کو ہائے مجہول سے بدل کرے جیسے برادران شما خوشی خط اند یعنی تمہارے بھائیوں اچھے خط والے ہیں ③ اور اگر مبتدا مؤنث ہو کر خبر کے آخر الف ہو تو اس الف کو ہائے معرفت سے بدل کرے۔ جیسے کتاب شما خوشی خط است ترجمہ تمہارا کتاب اچھا خط والی ہے۔

ہر اسم کیلئے ضبط کرنا ضروری ہے

یا ناقص ہو۔ تو اسم کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا یعنی اگر اسم مذکر ہو تو ترجمہ مذکر ہوگا۔ جیسے شد زید دانا ترجمہ زید عقلمند ہوا اگر اسم مؤنث ہو تو ترجمہ بھی مؤنث ہوگا جیسے شد زینب دانا ترجمہ زینب عقلمند ہوئی۔

یا لازم۔ تو فاعل کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا۔ جیسے رفت زید گیا زید، رفت زینب گئی زینب۔

یا مجہول۔ تو نائب فاعل کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا جیسے کشید شد زید ترجمہ زید کو مار ڈالا گیا۔ کشید شد زینب ترجمہ زینب کو مار ڈالی گئی۔

یا نہ ہو۔ تو ہمیشہ فاعل کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا۔ جیسے زید پرورد یعنی زید بالنا تھا۔ زینب می پرورد یعنی زینب پالتی تھی۔

یا نہ ہو۔ تو فعل کا ترجمہ ہمیشہ واحد مذکر ہوگا۔ جیسے زید پرورد یعنی زید نے پالا۔ زینب پرورد یعنی زینب نے پالا۔

یا نہ ہو۔ تو مفعول کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا۔ جیسے برادرش قلم داد یعنی اسکے بھائی نے قلم دیا۔ برادرش زکوة داد یعنی اسکے بھائی نے زکوة دی

یا نہ ہو۔ تو فعل کا ترجمہ ہمیشہ واحد مذکر ہوگا جیسے زید عمر مارا یعنی زید نے عمر کو مارا۔ زید زینب عمر مارا یعنی زینب نے عمر کو مارا۔

جیسے زید احمد را قلم داد۔ ترجمہ زید نے احمد کو قلم دیا۔ زید احمد را کتاب داد یعنی زید نے احمد کو کتاب دی

اگر کسی جملہ میں دو مفعول ہو تو دیکھنا چاہئے کہ کس مفعول کے ساتھ علامت مفعول ہے جس کے ساتھ علامت مفعول ہے اسکو مفعول اول اور دوسرے کو مفعول ثانی کہتے ہیں۔ زید احمد کتاب داد اس مثال میں احمد مفعول اول اور کتاب علامت مفعول ہے اور کتاب مفعول ثانی ہے۔

استعمال فعل کے بعد استعمال ضمیر کو جاننا ضروری ہے

نقشہ ضمیر

ایک قسم	دو قسم	تین قسم
جیسے تہ۔ ہی۔ پدہ۔ م۔ ہم	جیسے شش۔ شان۔ ت۔ تاں۔ م۔ ماں	جیسے او۔ انہا۔ تو۔ شما۔ من۔ ما
ایک قسم کا ایک کام	دو قسم کا دو کام	تین قسم کا تین کام
فعل کے ساتھ ملکر فاعل ہوگا۔		

جیسے پرورد۔ پروردند۔ پروردی
پروردید۔ پروردیم۔ پروردیم
اسکو ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

فعل کے ساتھ ملے
تو مفعول ہوگا جیسے دارم۔ شرفیہ
اسکو ضمیر منصوب متصل کہتے ہیں۔
یا اسم کے ساتھ
تو مضاف الیہ ہوگا جیسے کتابش
اسکو ضمیر مجرور متصل کہتے ہیں۔

فعل سے جدا ہو	ضمیر کے ساتھ رہا ہو
یا اسم تو مضاف الیہ ہوگا جیسے غلام او فلم انہا، کتاب تو۔ برادر شما پدر من۔ مادر ما۔ اسکو ضمیر مجرور منفصل کہتے ہیں	یا اسم تو فاعل ہوگا جیسے دار او اسکو ضمیر مرفوع منفصل کہتے ہیں

نقشہ دوم ضمیر

منفصل متصل

مرفوع	منصوب	مجرور
او مستتر، تہ۔ ہی۔	شش۔ شان۔ ت۔ تاں۔ م۔ ماں	او انہا تو شما
من۔ ہم	تاں۔ م۔ ماں	من۔ ما
		من۔ ما

قاعدہ ماضی معطوفہ . ماضی مطلق کے واحد غائب کے آخر فتح دیکر پائے حقیقی زیادہ کرنے کے بعد دوسرے ایک فعل ذکر کرنے سے ماضی معطوفہ کا صیغہ بنانا ہے جیسے پروردہ رفت (۳) ماضی معطوفہ میں دو جملہ کرنا اولیٰ ہے . اگر دو جملہ کہے تو دہرے فعل دوسرے فعل کے اعتبار سے ہوگا یعنی اگر دوسرے فعل واحد غائب ہو تو پہلے فعل بھی واحد غائب کا ہوگا جیسے پروردہ و رفت . اگر دوسرے فعل جمع ہو تو بھی پہلے فعل جمع ہوگا جیسے پروردند و رفتند وغیرہ . * دو ماضی کے درمیان واو رکھکر ماضی معطوفہ بنانا یہ دوسرے طریقہ ہے . جامع الفیوض ۳۵ . لیکن پہلے طریقے میں دوسرے فعل کے اندر بدل کرے اور پہلے فعل کو بحال رکھے . جیسے پروردہ رفت . پروردہ رفتند . پروردہ رفتی وغیرہ

ترجمہ بنانے کا قاعدہ .

ماضی معطوفہ کا ترجمہ تین طرح ہوتا ہے ① ہندع مصدر کے آخر سے لفظ نا کو گرنا دیکر لفظ کے بڑھانے سے بنتا ہے جیسے پروردہ رفت ترجمہ اس نے ہال کے گیا (۲) لفظ کر بڑھانے سے بنتا ہے . جیسے پروردہ رفت ترجمہ اس نے ہال کر گیا (۳) ماضی مطلق کے واحد غائب کے ترجمہ کے بعد اور بڑھانے سے بنتا ہے جیسے پروردہ رفت ترجمہ اس نے پالا اور گیا . * لیکن یہ تینوں صورت میں پہلی صورت افضل ہے . اور دوسری صورت فصیح ہے اور تیسری صورت صحیح ہے .

محمود کتاب خود خواندہ بکرم داد ترجمہ . محمود نے اپنی کتاب پڑھکر سکودیا .

دوائم بدو چرا دارید می میری دوات اسکو کیوں دی تھے

۔ ایں اور آن

قاعدہ اگر اسم اشارہ اور ضمیر او ہر با ہو تو اسم اشارہ اور ضمیر او کے الف کو دال سے بدل کر کے بڑھنا چاہئے . جیسے باو سے بدو ، جو عبارت میں ہے ہاں سے ہال . بایں سے بدیں . نامہ شمایہ برادر خود را دیم

قاعدہ جس بت میں لڑا

در بر کے معنی پائے جاتے ہیں جب اس بت کو لفظ سے جدا لکھنا چاہئے تو اسکے ساتھ صرف لگانا ضرور ہے . جیسے بہ برادر خود . بہ خانہ وغیرہ

مختلف مصدریوں سے مضارع اور ان سے فقہ احمد کلام اللہ بخواند

قاعدہ بخواند کے اندر جو ج ہے وہ بائے زائد ہے اور بائے زائد کو پڑھنے کے قاعدے نیچے کے نقشہ سے یاد کر لے۔

بائے زائد

یا فعل پڑے ہو
تو ہمیشہ فتح ہوگا جیسے بخبر اس

یا اسائن ہو کسی حرف کے سبب
فعل کے شروع حرف متحرک ہو

یا فتح پڑے ہو
تو بائے زائد کو ضم ہوے تو باء کو سرہ دیوے جیسے
یا ضم پڑے ہو پہلے حرف کے مابعد ضم ہو
تو بائے زائد کو ضم ہوے تو باء کو سرہ دیوے جیسے
یا فتنہ پڑے ہو
تو بائے زائد کو ضم ہوے تو باء کو سرہ دیوے جیسے
یا فتنہ پڑے ہو
تو بائے زائد کو ضم ہوے تو باء کو سرہ دیوے جیسے
یا فتنہ پڑے ہو
تو بائے زائد کو ضم ہوے تو باء کو سرہ دیوے جیسے

فعل حال کے صیغے اور ان سے فقہ ما بخواندن ترجمہ کلام اللہ می رویم

مصدر

یا ناقص ہو
تو اسم کی طرف اضافت ہوگا جیسے بودن زید۔ زید کا ہونا
یا لازم ہو
تو فاعل کی طرف اضافت ہوگا جیسے آمدن زید یعنی زید کا آنا
یا مجہول ہو
تو نائب فاعل کی طرف اضافت ہوگا جیسے کشتہ شدن زید۔ زید کو مار ڈالا جانا
یا معلول کی طرف ہو
تو فاعل کی طرف ہو جیسے زدن زید بکرا یعنی زید کے مارنا بکرو۔
یا معقول کی طرف ہو
تو بخواندن ترجمہ یعنی ترجمہ کو پڑھنے کیلئے

قاعدہ اگر بایں شاید تواند کے بعد ماضی کا کوئی صیغہ ہو تو اسوقت وہ مصدر کا معنی دینگا۔ **جب** بایں آمد یعنی آنا چاہئے۔ شاید آمد یعنی آنا چاہئے، تواند کرد یعنی کرنا سکے وغیرہ۔

مناجات بزرگاہ الہی برائے استاد۔ از عثمان غنی شہیر غازی پوری

استاد مارا قبول کن اے خدا
علم نافع کن عطا اور خدا -
استاد ماتند دست دار اے الہ

جنت الماویٰ بدہ اور مکان
و حذر کن از مصیبت در جہاں
حیات طیبہ دہ اور ہمہ -

مناجات بزرگاہ قاضی الحاجات۔ از شیخ سعدی

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیم
اندر سرانے فانی کردم گناہ تودانی
شرمندہ روئے زردم جسم عظیم کردم
غیبت دروغ گفتم غافل بسے بخفتم
بر وقت نزع جانم گویا بکن زبانی
یارب بحق مرداں تو دم فراخ کرداں
یارب گنہگارم پر عیب و شرمسارم
در گور جوں بمانم تنہا جو بے کسارم
جنت بدہ مکانم با جملہ مؤمنانم
عمرم گذشتہ باطل کردم گناہ حاصل
هن سعدی صفایم بردین مصطفایم

در فسق بے شرمم تو رحم کن رحیم
در ماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیم
خود را بنویسم تو رحم کن رحیم
توبہ بسے شکستم تو رحم کن رحیم
تا کلمہ را بخوانم تو رحم کن رحیم
از لطف تاقیامت تو رحم کن رحیم
جز تو کس ندانم تو رحم کن رحیم
ہر دم ترا بخوانم تو رحم کن رحیم
تا جاوداں بمانم تو رحم کن رحیم
بر این فقیر غافل تو رحم کن رحیم
ہر دم ہی سرازم تو رحم کن رحیم

قاعدہ روز، شب، سال۔ اس میں لفظ

کے شروع میں اگر اسم اشارہ آئے ہو تو اسم اشارہ

کے ہیں تو تم سے بدل کیا جاتا ہے

جب امروز، ہلال

ایں شب سے امروزم۔ ایں سال سے امروزم

ایں شب سے امروزم۔ ایں سال سے امروزم

قاعدہ نکرہ اسم کے بعد اگر پائے چھول آئے

تو اس پائے چھول کو پائے نکری کہتے ہیں۔

پائے نکری کا معنی کوئی کچھ ایسا

جب سچے۔ تو اس پائے چھول

کوئی بات سچے کہتے ہیں۔

ایک دفعہ اگر ایک سچے کہتے ہیں۔

- غیر ضروری ۲۶

ଅବ

२८५

صاف

(20)

श्री

यादि

